التوسل بالرسول

صلی اللہ علیہ وسلم

مؤلف

ابوالابدال محمد رضوان طاہر فریدی

التوسل بالرسول صلی اللہ علیہ وسلم

تالیف
ابوالابدال محمد رضوان طاہر فریدی

دار الابدال

الصلوۃ والسلام علیک یارسول اللہ وعلی الک واصحابک یا حبیب اللہ

نام	التوسل بالرسول صلی اللہ علیہ وسلم
موضوع	عقائد و نظریات اہل سنت
مؤلف	ابو الابدال محمد رضوان طاہر فریدی
ضخامت	49 صفحات
سن	1443ھ / 2021ء
پیشکش	دارالابدال
	اسلامی جمہوریہ پاکستان

دار الابدال

فہرست

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ

اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ط

التوسل باالرسول ﷺ

آغاز سخن

جب کوئی فرد انصاف کا دامن تھامتے ہوئے اسلام کا مطالعہ کرتا ہے تو وہ اس نتیجہ پر پہنچتا ہے کہ عصر حاضر میں روئے زمین پر جتنے بھی لوگ اسلام و مسلمانی کا دعوی کرتے ہیں اور ان کے اندر جو مختلف مسالک پائے جاتے ہیں اُن میں صرف اہل سنت و جماعت ہی وہ واحد مسلک ہے جس کے عقائد و نظریات اور معمولات عین قرآن و سنت کے مطابق ہیں اور یہی وہ لوگ ہیں جو صحابہ کرام علیھم الرضوان، تابعین عظام اور تبع تابعین کے نقش قدم پر چلنے والے ہیں۔

ہاں ہاں ہم اہل سنت و جماعت ہی وہ لوگ ہیں جنہوں نے صحیح معنوں میں اللہ تعالیٰ کی وحدانیت اور ربوبیت کا اقرار کیا، اس کو لاشریک مانا۔ ہم خالصتاً اسی کی عبادت کرتے اور اسی سے مدد مانگتے ہیں وہ ہی ہمارا کارساز و مددگار ہے ہم اس پروردگار کا لاکھ لاکھ شکر ادا کرتے ہیں کہ جس نے ہمیں مسلمان بنایا، اہل سنت وجماعت سے وابستہ کیا اور اپنے رسول مکرم، نبی محتشم صلی اللہ علیہ وسلم کا اُمتی بنا کر اس پُر فتن دور میں بھی تعلیمات اسلام کو صحیح معنوں میں سمجھنے اور انہیں صدق دل سے قبول کرنے کی توفیق عطا فرمائی۔

اللہ کے فضل و کرم سے ہمارے عقائد وہی ہیں جو صحابہ کرام علیھم الرضوان کے تھے اور ہم اُسی طریقہ پر ہیں جس پر صحابہ کرام علیھم الرضوان تھے اور صحابہ کرام علیھم الرضوان اِسی طریقہ پر تھے جس پر آج ہم ہیں۔

مخالفین اہل سنت و جماعت کے فاسد خیالات و باطل عقائد و نظریات نے انہیں گمراہ کر

دیاہے یہ لوگ نہ تو حق کو سمجھتے اور نہ ہی انہیں قبول کرنے کی صلاحتیں رکھتے ہیں خود بھی گمراہ ہیں اور مسلمانوں کو بھی گمراہ کرنے کی کوشش میں لگے ہیں مگر اللہ کے فضل و کرم سے علماء اہل سنت نے ان کے تمام باطل عقائد کو قرآن و حدیث کی روشنی میں ثابت کرکے تقریر و تحریر کے ذریعے عوام کو آگاہ کر دیاہے اور مزید کر رہے ہیں اب ان بد مذہبوں کی دعوت وہی قبول کرے گا جس کے دل میں پہلے سے ہی شیطان نے اپنا بسیرا کیاہوا ہے نہ اُس کے دل میں اللہ رب العزت کی عظمت ہے نہ حضور تاجدار رسالت صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت و ادب اور یہ وہ ہی لوگ ہیں جن کی شیطانی سوچوں اور بُرے کاموں کی بناپر پہلے سے ہی ان کی قسمت میں گمراہی لکھی جاچکی ہے۔

مخالفین اہل سنت و جماعت اپنے باطل عقائد کو کھلے عام بیان کرنے کی ہمت نہیں رکھتے یہی وجہ ہے کہ یہ لوگ لکھتے کچھ ، بولتے کچھ ، کرتے کچھ اور ہیں مگر اہل سنت و جماعت نے حق پر ہونے کی بناپر کبھی بھی اپنے عقائد و نظریات کو چھپایا نہیں بلکہ ڈنکے کی چوٹ پر بیان کرتے ہیں۔ شیطان نے بہت سی باتوں میں ان بد مذہبوں کو دھوکا دیا اور بہکایا اور یہ اس کے دھوکے میں آکر بہک گئے۔ قرآن و سنت کے ذریعہ جو تعلیمات اسلام ہمیں ملی ہیں ان میں یہ بھی ہے کہ جب ہم لوگ اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں دعا کریں تو دوران دعا بارگاہ رب العالمین میں اس کے مقرب بندوں یعنی انبیاء کرام علیہم السلام ،اولیاء، صالحین اور اعمال صالحہ کا وسیلہ پیش کریں۔ جب ہم اس طرح کریں گئے تو اللہ تعالیٰ اپنے فضل و کرم سے ہماری دعاؤں کو بہت جلد قبولیت عطا فرمائے گا۔ یہ لوگ اعمال صالحہ کے وسیلہ کے تو قائل رہے مگر اللہ تعالیٰ کے مقرب بندوں بالخصوص حضور نبی مکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے وسیلہ کے منکر ہوگئے۔ جب بھی حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے وسیلہ کی بات کی جائے تو یہ لوگ جیتے جی مر جاتے ہیں اور مسلمانوں کا یہ

عمل انہیں شرک نظر آتا ہے۔

ہم اس مختصر تالیف میں یہ بیان کریں گئے کہ حضور تاجدار مدینہ، راحت قلب و سینہ صلی اللہ علیہ وسلم کا اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں وسیلہ پیش کرنا شرک نہیں بلکہ یہ سابقہ امتوں کا طریقہ تھا جو بارگاہ الٰہی میں مقبول تھا اس کی تعلیم خود سرکار صلی اللہ علیہ وسلم نے دی ہے اور یہ طریقہ صحابہ کرام، تابعین عظام، تبع تابعین اور اولیاء وصالحین کا ہے۔ میں نے اس تالیف کا نام "التوسل بالرسول صلی اللہ علیہ وسلم" رکھا ہے اور اسے تین فصلوں میں تقسیم کیا ہے۔

فصل اول:

اِس بیان میں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی ولادت سے قبل آپ سے توسل کیا گیا۔

فصل دوم:

اِس بیان میں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی ظاہری حیات میں آپ سے توسل کیا گیا اور

فصل سوم:

اِس بیان میں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی ظاہری حیات کے بعد بھی آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے توسل کرنا صحابہ کرام، تابعین، تبع تابعین اور اولیاء وصالحین کے معمولات میں سے تھا

یہ رسالہ عوام کے لیے ہے اس لیے انداز تحریر انتہائی آسان رکھا ہے تاکہ پڑھنے اور سمجھنے میں دشواری نہ ہو۔

ابوالابدال محمد رضوان طاہر فریدی

فصل اول

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی ولادت سے قبل آپ سے توسل

حضرت آدم علیہ السلام کی دعا

ابوالبشر حضرت سیدنا آدم علیہ السلام کی جب تخلیق ہوئی تو آپ کو جنت میں ٹھہرایا گیا اور ساتھ ہی یہ بھی آگاہی دے دی گئی کہ شجرہ ممنوعہ کے قریب نہیں جانا مگر جب آپ نے اپنے اجتہادی فعل کے سبب اس درخت سے کچھ تناول فرمالیا تو آپ کو زمین پر اتار دیا گیا، زمین پر تشریف لانے کے بعد آپ اپنے اس فعل پر نادم ہو کر ہزاروں سال گریہ زاری کرتے رہے اور بارگاہ رب العزت کی طرف رجوع لاتے رہے مگر ہزاروں سال رجوع الی اللہ کرنے پر بھی آپ کو کسی طرح کی خوشخبری سننے کو نہ ملی تو آپ نے پھر ایک دن حضور تاجدار کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کا وسیلہ پیش کرتے ہوئے بارگاہ خداوندی میں رجوع کیا تو اللہ تعالیٰ نے حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے توسل کے سبب حضرت آدم علیہ السلام کا رجوع لانا اپنی بارگاہ میں قبول فرمالیا چنانچہ

اس واقعہ کو امام حاکم المستدرک میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ نبی مکرم، نور مجسم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

لَمَّا اقْتَرَفَ آدَمُ الْخَطِيئَةَ قَالَ: يَا رَبِّ أَسْأَلُكَ بِحَقِّ مُحَمَّدٍ لَمَا غَفَرْتَ لِي، فَقَالَ اللهُ: يَا آدَمُ، وَكَيْفَ عَرَفْتَ مُحَمَّدًا وَلَمْ أَخْلُقْهُ

جب حضرت آدم علیہ السلام سے (اجتہادی) خطا سرزد ہوئی تو انہوں نے عرض کیا پروردگار میں تجھ سے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے وسیلہ سے دعا کرتا ہوں کہ مجھ سے درگزر فرما، اس پر اللہ تعالیٰ نے فرمایا اے آدم تم نے محمد کو کیسے پہچان لیا حالانکہ ابھی تو میں نے انہیں تخلیق بھی

نہیں کیا؟ حضرت آدم علیہ السلام نے عرض کیا اے رب جب تونے مجھے اپنے دست قدرت سے تخلیق کیا اور اپنی روح میرے اندر پھونکی میں نے اپنا سر اوپر اٹھایا تو عرش کے ہر ستون پر لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ لکھا ہوا دیکھا میں نے جان لیا کہ تیرے نام کے ساتھ اسی کا نام ہو سکتا ہے جو تمام مخلوق میں سے تجھے سب سے زیادہ محبوب ہے اس پر اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا:

صَدَقْتَ يَا آدَمُ، إِنَّهُ لَأُحِبُّ الْخَلْقِ إِلَيَّ ادْعُنِي بِحَقِّهِ فَقَدْ غَفَرْتُ لَكَ وَلَوْلَا مُحَمَّدٌ مَا خَلَقْتُكَ

اے آدم تونے سچ فرمایا: مجھے ساری مخلوق میں سب سے زیادہ وہ ہی محبوب ہے اب جبکہ تم نے اپنے وسیلہ سے مجھ سے دعا کی ہے تو میں نے تجھے معاف کر دیا اور اگر محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) نہ ہوتے تو میں تجھے بھی تخلیق نہ کرتا۔[1]

اس روایت سے پتا چلا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے توسل کرنا پیارے آدم علیہ السلام کی سنت ہے اور ہم اہل سنت وجماعت حضرت سیدنا آدم علیہ السلام کی سنت پر عمل کرنے والے ہیں۔

یہود کا عمل

سابقہ اُمتوں میں سے یہود وہ قوم ہے جو بوقت ضرورت سرکار عالی وقار صلی اللہ علیہ وسلم کے وسیلہ سے دعائیں کرتے اور مشکلات میں کامیابیاں حاصل کرتے تھے چنانچہ ارشاد باری تعالیٰ ہے

1... المستدرک للحاکم، الجزالثانی، کتاب تواریخ المتقدمین...، حدیث 4228

ترجمہ کنزالایمان: اور اس سے پہلے اس نبی کے وسیلہ سے کافروں پر فتح مانگتے تھے۔[1]	وَكَانُواْ مِن قَبْلُ يَسْتَفْتِحُونَ عَلَى الَّذِينَ كَفَرُواْ

تفسیر خزائن العرفان میں اس آیت کے تحت ہے کہ سید انبیاء کی بعثت اور قرآن کریم کے نزول سے قبل یہود اپنی حاجات کے لیے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے وسیلہ سے دعا کرتے اور کامیاب ہوتے تھے اس طرح دعا کیا کرتے تھے " اللهم افتح علينا و انصرنا بالنبى الامى " یارب ہمیں نبی امی کے صدقہ میں فتح و نصرت عطا فرما۔

مسئلہ: اس سے معلوم ہوا کہ مقبولان حق کے وسیلہ سے دعا قبول ہوتی ہے یہ بھی معلوم ہوا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے قبل جہان میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی تشریف آوری کا شہرہ تھا اُس وقت بھی حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے وسیلہ سے خلق کی حاجت روائی ہوتی تھی۔[2]

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ انہوں نے فرمایا خیبر کے یہودی بنی غطفان سے دشمنی رکھتے تھے اور اہل خیبر شکست کھا جاتے تو وہ اس موقع پر ان الفاظ میں دعا کرتے اے ہمارے خدا ہم تجھ سے اس نبی موعود کے وسیلہ سے دعا کرتے ہیں کہ جس کا نام احمد ہے اور زمانہ آخر میں ہماری رہنمائی کے لیے جس کے ظاہر فرمانے کا وعدہ فرمایا ہے ہماری مدد کر۔ اس کے بعد جب مقابلہ ہوتا تو یہودی غالب آتے غطفان شکست کھا جاتے لیکن جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مبعوث ہوئے تو ان ہی یہود نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے

1... پ، البقرہ، آیت 89

2... خزائن العرفان، ص 31

ساتھ کفر کیا جس پر اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی۔[1]

وَكَانُوا۟ مِن قَبۡلُ يَسۡتَفۡتِحُونَ[2]

حضرت معاذ بن جبل اور حضرت بشر بن براء رضی اللہ عنھما نے ایک مرتبہ یہودیوں سے کہا: اللہ سے ڈرو اور اسلام قبول کرو تم ہی ہم پر محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے وسیلہ سے فتح و نصرت کی دعا کرتے تھے جب کہ ہم کفر و شرک کی حالت میں تھے اور تم ہی ہمیں ان کے معبوث ہونے کی خبر دیتے تھے اور ہم سے ان کے اوصاف کا تذکرہ کیا کرتے تھے تو سلام بن شکم یہودی نے کہا یہ وہ نہیں ہیں جن کا ہم تم سے ذکر کرتے تھے اور نہ ہی یہ ہمارے پاس اپنی شناخت کی کوئی دلیل لائے ہیں تو اس انکار پر اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی۔[3]

وَكَانُوا۟ مِن قَبۡلُ يَسۡتَفۡتِحُونَ

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے وسیلہ سے ابو طالب کا بارش طلب کرنا

جلہمہ بن عرفطہ سے روایت ہے کہ انہوں نے کہا میں مکہ مکرمہ آیا تو اہل مکہ شدید قحط سالی میں مبتلا تھے ایک روز قریش نے مجاور حرم ابو طالب سے کہا کہ وادیاں خشک ہو گئیں اور لوگ بھوکے مر رہے ہیں آؤ چلو بارش کے لیے دعا کریں۔ چنانچہ ابو طالب اپنے ساتھ ایک بچہ کو لے کر روانہ ہوئے، مطلع صاف اور آسمان روشن تھا ابو طالب نے بچہ کا ہاتھ تھامہ اور اس کی پشت

1... المستدرک للحاکم، الجزء الثانی، کتاب التفسیر من سورۃ البقرہ، حدیث:3042

2... پ1، البقرہ، آیت 89

3... دلائل النبوت للابی نعیم، ص 101

خانہ کعبہ سے ملادی اور اپنی انگلیوں سے بچہ کو تھام لیا(حضور علیہ الصلوۃ والسلام کے توسل سے بارش کے لیے دعا کی) دفعتاً اُفق سے بادل اٹھے اور برسنے لگے اتنی موسلا دھار بارش ہوئی کہ وادی اور نالے بھر گئے اس موقع پر ابو طالب نے آپ کی ثناء میں درج ذیل اشعار کہے۔

و ابیض یستسقی الغمام بوجھہ

ثمال الیتامی عصمۃ للا رامل

وہ گورے مکھڑے والے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کہ جن کے چہرہ انور کے وسیلہ سے بارش طلب کی جاتی ہے کہ آپ یتیموں اور بیواؤں کے پناہ گاہ ہیں

یلوذ بہ الھلاک من آل ہاشم

فھم عندہ فی نعمۃ و فواضل

ہلاک ہونے والے ہاشمیوں کی اولاد آپ کے دامن میں پناہ کی تلاش کرتی ہے تو وہ لوگ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے دامن میں نعمتوں اور برکتوں سے مستفید ہیں۔ [1]

حضرت عبد اللہ بن دینار رضی اللہ عنہ نے کہا میں نے حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ کو ابو طالب کے اس شعر کے ساتھ مثال دیتے ہوئے سنا وہ شعر یہ تھا

و ابیض یستسقی الغمام بوجھہ

ثمال الیتامی عصمۃ للا رامل

وہ گورے مکھڑے والے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کہ جن کے چہرہ انور کے وسیلہ سے بارش طلب

1... الخصائص الکبری، 1، ص146

کی جاتی ہے کہ آپ یتیموں اور بیواؤں کے پناہ گاہ ہیں۔

عمر بن حزم نے فرمایا، ہم کو سالم بن عبد اللہ نے اپنے باپ حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے بتایا کہ

ربما ذکرت قول الشاعر : وانا انظر الی وجہ النبی ﷺ یستسقی ، فما ینزل حتی یجیش کل میزاب...

میں جب کبھی شاعر کا یہ شعر یاد کرتا اور میں چہرہ اقدس نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھتا (کہ آپ منبر شریف پر جلوہ افروز ہوتے) باران رحمت کے لیے دعا کرتے اور آپ منبر شریف سے نیچے نہیں اترتے تھے یہاں تک کہ پرنالے خوب اچھی طرح بہنے لگتے۔ اور مذکورہ بالا شعر ابو طالب کا ہے۔[1]

قریش کا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے نور سے توسل

امام احمد بن محمد قسطلانی المواہب الدنیہ میں نقل کرتے ہیں کہ حضرت عبد المطلب کے جسم سے خالص مشک کی بو مہکتی تھی اور رسول اکرم، شہنشاہ بنی آدم صلی اللہ علیہ وسلم کا نور مبارک ان کی پیشانی سے چمکتا تھا۔

قریش کی یہ حالت تھی کہ جب قحط سالی ہوتی تو وہ جناب عبد المطلب کا ہاتھ پکڑتے اور ان کو جبل شبیر کی طرف لے جاتے اور ان کی ذات سے تقرب الی اللہ چاہتے ور (حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے نور کے توسل سے) اللہ تعالیٰ سے سوال کرتے کہ ان کو بارش سے سیر اب فرما، اللہ تعالیٰ ان کی فریاد رسی فرماتا اور حضور علیہ الصلوۃ والسلام کے نور کی برکت سے اللہ تعالیٰ ان کو

1... بخاری، کتاب الاستسقاء، باب سوال الناس... حدیث:1008

عظیم بارش سے سیر اب فرماتا تھا۔[1]

حاصل شدہ فوائد

1. حضور نبی رحمت صلی اللہ علیہ وسلم کے وسیلہ سے دعا کرنا حضرت سیدنا آدم علیہ السلام کی سنت ہے اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا حضرت آدم علیہ السلام کے اس مذکورہ بالا واقعہ کو بیان فرمانا ہمیں اس بات پر ترغیب دلاتا ہے کہ جب اہم حاجت ہو تو ہم حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے وسیلہ سے دعا کریں تو اللہ تعالیٰ ہماری دعا کو شرف قبولیت عطا فرما کر ہماری حاجات کو پورا فرمادے گا۔
2. یہود اس وقت تک جنگوں میں فتح حاصل نہیں کر پاتے تھے جب تک سرکار عالی وقار صلی اللہ علیہ وسلم کے وسیلہ سے فتح کے لیے دعا نہ کرتے تھے اور قرآن و حدیث میں یہودیوں کے اس فعل کو بیان کرنا وسیلہ کے جواز پر ایک مضبوط دلیل ہے۔
3. اہل مکہ و قریش کا حضور سید الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم کے نور مبارک اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات اقدس سے توسل کرنا اور برکتیں حاصل کرنا ان کے معمولات میں سے تھا اور اس عمل کی برکت سے یہ لوگ قحط سالی میں بارش حاصل کرتے جس کی وجہ سے ان کے مرجھائے ہوئے چہرے تر و تازہ ہو جاتے، کمزور بدن قوت والے بن جاتے ، ان کے دکھ سکھوں میں اور ان کے غم خوشیوں میں بدل جاتے، ان کے پاس رزق کی فراوانی ہو جاتی اور یہ قوم خوب خوشحال ہو جاتی۔

1... المواہب الدنیہ، الجزاول، ص98

جب ان لوگوں کو توسل بالرسول صلی اللہ علیہ وسلم کی اس قدر برکتیں نصیب ہوتی تھیں تو وہ بندہ مومن جو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی امت سے ہے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے محبت بھی کرتا ہے وہ جب بارگاہ خداوندی میں اپنی حاجت پیش کرتے ہوئے حضور نبی مکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا وسیلہ بھی اختیار کرے تو اس بندہ مومن کی حاجت کس قدر جلد پوری ہو گی اور اس پر برکتوں اور رحمتوں کا کس قدر نزول ہو گا اس کا اندازہ کون کر سکتا ہے ؟

4. حضرت عبد اللہ بن عمر کا ابو طالب کا مذکورہ بالا شعر یاد کرنا اور چہرہ مصطفی صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھنا، حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے دعا کرنے اور نزول باران رحمت کے منظر کو بیان کرنا اس پر واضح دلیل ہے کہ صحابہ کرام علیھم الرضوان بھی حصول بارش کے لیے ذات مصطفی صلی اللہ علیہ وسلم سے توسل و تبرک کرتے تھے نیز ابو طالب کا یہ شعر صحابہ کرام میں مشہور و معروف تھا۔

فصل دوم

حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ کی ظاہری حیات میں توسل

حکم خداوندی

ارشاد باری تعالیٰ ہے

یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰهَ وَ ابْتَغُوْۤا اِلَیْهِ الْوَسِیْلَةَ	ترجمہ کنزالایمان: اے ایمان والو اللہ سے ڈرو اور اس کی طرف وسیلہ ڈھونڈو [1]

مذکورہ بالا آیت میں ایمان والوں کو اللہ تعالیٰ کی طرف وسیلہ ڈھونڈنے کا حکم دیا گیا ہے تاکہ فلاح وکامیابی ملے آیت میں کسی طرح کی کوئی تخصیص نہیں کی گئی کہ اعمال صالحہ کا وسیلہ درست ہے مقربین بارگاہ الٰہی کا نہیں یا مقربین بارگاہ الٰہی کا درست ہے اعمال صالحہ کا نہیں۔ صرف وسلیہ تلاش کرنے کا حکم ہے اور قرآن وحدیث کی دیگر نصوص سے ثابت ہے کہ اس میں انبیاء، اولیاء، صالحین اور اعمال صالحہ سب کا وسیلہ اختیار کا جا سکتا ہے۔

وَ لَوْ اَنَّهُمْ اِذْ ظَّلَمُوْۤا اَنْفُسَهُمْ جَآءُوْكَ فَاسْتَغْفَرُوا اللّٰهَ وَ اسْتَغْفَرَ لَهُمُ الرَّسُوْلُ لَوَجَدُوا اللّٰهَ تَوَّابًا رَّحِیْمًا	ترجمہ کنزالایمان: اور اگر جب وہ اپنی جانوں پر ظلم کریں تو اے محبوب تمہارے حضور حاضر ہوں اور پھر اللہ سے معافی چاہیں اور رسول ان کی شِفاعت فرمائے تو ضرور اللہ کو

1... پ5، المآئدۃ، 35

بہت توبہ قبول کرنے والا مہربان پائیں۔[1]

امت کے جلیل القدر مفسرین نے اپنی تفاسیر میں لکھا ہے کہ یہ حکم حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی ظاہری حیات اور بعد از ظاہری حیات دونوں حالتوں میں بر قرار ہے۔

سنت رسول

حضور صلی اللہ علیہ وسلم تعلیم امت کے لیے خود بھی مہاجرین کے وسیلہ سے دعا مانگا کرتے تھے چنانچہ حضرت اُمیہ بن خالد بن عبد اللہ بن اُسید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے

عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: أَنَّهُ كَانَ يَسْتَفْتِحُ بِصَعَالِيكِ الْمُهَاجِرِينَ.

نبی اکرم، نور مجسم صلی اللہ علیہ وسلم فقراء مہاجرین کے وسیلہ سے دعا مانگا کرتے تھے۔[2]

بینائی لوٹ آئی

حضرت عثمان بن حنیف فرماتے ہیں کہ ایک شخص جس کی نگاہ کمزور تھی، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں آیا اور عرض کیا (یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم) میرے لیے خیر و عافیت کی دعا فرمایئے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اگر تو چاہے تو تیرے لیے دعا کو مؤخر کر دوں جو تیرے لیے بہتر ہے اور اگر تو چاہے تو تیرے لیے دعا کر دوں۔ اس نے عرض کیا، دعا فرما دیجیئے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے اچھی طرح وضو کرنے اور دو رکعت نماز پڑھنے کا حکم دیا اور فرمایا یہ دعا کرنا

1... پ4، النساء، 4

2... مشکاۃ المصابیح، کتاب الرقاق، باب فضل الفقراء... حدیث:5247

اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُکَ وَاَتَوَجَّہُ اِلَیْکَ بِنَبِیِّکَ مُحَمَّدٍ نَّبِیِّ الرَّحْمَۃِ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ اِنِّیْ تَوَجَّھْتُ بِکَ اِلٰی رَبِّیْ فِیْ حَاجَتِیْ ھٰذِہٖ لِیُقْضٰی لِیْ اَللّٰھُمَّ فَشَفِّعْہُ فِیَّ [1]

حضرت عثمان بن حنیف رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا بیان ہے کہ خدا کی قسم ہم اٹھنے بھی نہ پائے تھے ابھی باتیں ہی کر رہے تھے کہ وہ نابینا ہمارے پاس انکھیارے ہو کر اس شان سے آئے کہ گویا کبھی اندھے تھے ہی نہیں۔ [2]

حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے طلب بارش کے لیے دعا کی درخواست کرنا

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جمعہ کے دن کھڑے ہو کر خطبہ دے رہے تھے لوگ کھڑے ہو گئے اور چیختے ہوئے انہوں نے عرض کیا یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بارش بند ہو گئی ہے درخت (بوجہ قحط) سرخ ہو گئے ہیں چوپائے ہلاک ہو گئے ہیں آپ اللہ سے دعا کریں کہ وہ ہم پر بارش برسائے تو آپ نے دو مرتبہ عرض کیا اے اللہ ہم پر بارش برسا۔ اللہ کی قسم ہم آسمان پر کوئی ٹکڑا بادل کا نہ دیکھ رہے تھے کہ اچانک ایک بادل کا ٹکڑا ظاہر ہوا اور برسنے لگا، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم منبر سے نیچے اترے اور نماز جمعہ ادا فرمائی اور جب نماز جمعہ سے فارغ ہوئے (تو اس وقت سے لے کر) آئندہ جمعہ تک لگاتار بارش ہوتی رہی اور جب (آئندہ جمعہ کے دن) نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم خطبہ دینے کے لیے کھڑے ہوئے تو لوگ دوبارہ چیختے ہوئے آپ کے پاس آئے (اور

1... ترمذی، احادیث شتی، حدیث 3587

2... المعجم الکبیر للطبرانی، الجزالتاسع، ص 17، حدیث 8311

عرض کرنے لگے) مکانات گر گئے، راستے بند ہو گئے آپ اللہ سے دعا کیجیے کہ وہ بارش ہم سے روک دے، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے تبسم فرمایا اور عرض کیا اے اللہ ہمارے ارد گرد بارش برسا ہمارے گھروں پر نہ برسا تو مدینہ شریف سے بادل ٹکڑے ٹکڑے ہو کر ہٹ گئے اور مدینہ شریف کے ارد گرد بارش ہونا شروع ہو گئی اور مدینہ شریف میں بارش کا ایک قطرہ بھی نہ گرتا تھا میں نے مدینہ شریف کی طرف دیکھا کہ وہ (دھوپ میں یوں چمک رہا تھا) جیسے ناخن کے ارد گرد کے چمڑہ میں ناخن چمک رہا ہوتا ہے۔[1]

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ ایک اعرابی حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں حاضر ہوا اور عرض کیا یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میں آپ کی خدمت میں ایک ایسی قوم کی طرف سے آیا ہوں کہ ان کے چرواہوں کو کھانے کے لیے کچھ نہیں ملتا حتی کہ ان کے دلوں میں اونٹوں تک کا خیال بھی باقی نہ رہا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم منبر پر تشریف لے گئے اللہ تعالی کی حمد و ثناء بیان کی اور کہا اے اللہ ہمیں پانی عطا فرما، زمین بھرنے والا خوب برسنے والا، جلد برسنے والا نہ کہ دیر سے برسنے والا، پھر منبر سے نیچے تشریف لے آئے " اس کے بعد جو قوم بھی آپ کے پاس آئی اس نے یہی کہا کہ ہم پر خوب بارش برسی۔[2]

حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ ایک مرتبہ لوگ روتے ہوئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے اور (قحط سالی سے نجات کے لیے دعا کی درخواست

1... بخاری، کتاب الاستسقاء، باب الدعا اذا کثر المطر، حدیث: 1021

2... ماجہ، کتاب اقامۃ الصلوۃ، باب ماجاء فی الدعا فی الاستسقاء، حدیث 1270

کی) تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس طرح دعا مانگی۔ اے اللہ ہمیں ایسی بارش سے سیر اب فرما جو معاون و مددگار ہو، راحت بخش اور نیک انجام ہو، شادابی اور سبزہ لانے والی ہو، نفع بخش ہو باعث ضرر نہ ہو، جلدی برسنے والی ہو نہ کہ دیر سے۔ راوی کا بیان کا پس اسی وقت ان پر بادل چھا گئے۔ (1)

کھجوروں کے ڈھیر میں برکت

حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ان کے والد وفات پا گئے اور وہ مقروض تھے میں حضور نبی رحمت صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہوا اور عرض کیا میرا والد بہت زیادہ مقروض ہے اور میرے پاس سوائے کھجوروں کے درختوں کے کچھ نہیں اور ان کی پیداوار کئی سال بھی ان کا قرض نہیں اتار سکتی آپ میرے ساتھ تشریف لائیں تا کہ قرض خواہ مجھ پر سختی نہ کریں (آپ نے فرمایا ٹھیک ہے میں چلتا ہوں پھر) آپ صلی اللہ علیہ وسلم کھجوروں کے ڈھیروں میں سے ایک ڈھیر کے ارد گرد پھرے اور برکت کی دعا فرمائی پھر دوسرے ڈھیر پر بھی اسی طرح کیا، پھر ان کے پاس بیٹھ گئے اور فرمایا کھجوریں ڈھیر سے نکالو۔ تو آپ نے ان کا قرضہ پورا کر دیا اور جتنا ان کو دیا اتنا ہی باقی بچ گیا۔ (2)

حضور نبی اکرم، نور مجسم صلی اللہ علیہ وسلم کی ظاہری حیات میں صحابہ کرام علیہم الرضوان کا آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے توسل کرنے کے حوالہ سے کثیر روایات ہیں مگر ہم انہیں پر اکتفاء

1... ابی داؤد، الجز اول، کتاب الصلوۃ، باب رفع الیدین فی الاستسقاء، حدیث:1169

2... بخاری، کتاب المناقب، باب علامات النبوۃ فی الاسلام، حدیث:3580

کرتے ہیں۔

توسل کی اقسام

بعض لوگوں کے ذہنوں میں یہ سوال آسکتا ہے کہ اس فصل میں جو احادیث نقل کی گئی ہیں ان میں صرف پہلی دو توسل کے جواز پر ہیں جبکہ بقیہ احادیث وہ ہیں جن میں صحابہ کرام نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے دعا کی درخواست کی ہے اور دعا کی درخواست کرنا آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے توسل کرنا تو نہ ہوا۔ اس کا جواب یہ ہے کہ شیخ الاسلام امام تقی الدین السبکی علیہ الرحمہ فرماتے ہیں توسل تین قسم کا ہے۔

پہلی قسم: آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے اس معنی میں توسل کیا جائے کہ طالب حاجت اللہ تعالیٰ سے آپ کی ذات، آپ کے جاہ و مرتبہ یا آپ کی برکت سے سوال و درخواست کرے۔[1]

دوسری قسم: حضور تاجدار انبیاء صلی اللہ علیہ وسلم سے توسل اس معنی میں کہ آپ سے دعا کی درخواست کی جائے۔

تیسری قسم: توسل کی تیسری قسم یہ ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے اپنا مقصود طلب کیا جائے اس معنی میں کہ آپ اس معاملے میں سبب ہونے کی قدرت رکھتے ہیں کہ آپ اس مقصد کے لیے رب تعالیٰ سے سوال کریں اور اللہ تعالیٰ کے حضور شفاعت فرمائیں۔[2]

حاصل شدہ فوائد

1... فصل دوم کی آخری چار احادیث اسی قسم پر مشتمل ہیں

2... شفاء السقام، ص382

1. وسیلہ کو تلاش کرنا قرآن کا حکم ہے اور حکم قرآن پر عمل کرنا عین ایمان ہے شرک نہیں اور یہ کہنا کہ وسیلہ تلاش کرنے کے حکم سے مراد صرف نماز، روزہ اور دیگر عبادات ہیں اور کچھ نہیں یہ ان کہنے والوں کے خیالات ہیں بس اور یہ لوگ ایسا صرف اس لیے کرتے ہیں تاکہ مقربین بارگاہ الٰہی بالخصوص سید الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم کی شان وعظمت اور بلند مقام کو چھپا سکیں مگر تا قیامت یہ لوگ اپنے مقصد میں کامیاب نہیں ہو سکتے، کتب تفسیر وحدیث اور اکابرین امت کے معمولات سے یہ واضح ہے کہ انبیاء واولیاء کا وسیلہ بھی قرب الٰہی حاصل کرنے کا ذریعہ ہے اور ویسے بھی آیت میں وسیلہ تلاش کرنے کا حکم ہے جبکہ نماز، روزہ و دیگر عبادات اور فرائض و واجبات کو تلاش نہیں کیا جاتا بلکہ یہ فرائض مسلمانوں پر مقرر وقت میں فرض ہیں کہ جس وقت جو فرض ہے اس وقت کو جب مسلمان پالیں تو اپنے اوپر فرض کو ادا کریں گئے لہذا اب یہاں تلاش وسیلہ کا عمل نہ پایا گیا تو یہی درست ہوا کہ جس پر صحابہ کرام، تابعین عظام، تبع تابعین، اولیاء وصالحین اور امت کے جلیل القدر ائمہ مفسرین، محدثین اور فقہاء کا عمل تھا کہ مقربین بارگاہ الٰہی کا وسیلہ اختیار کرنے سے جہاں بندہ قرب الٰہی کی دولت حاصل کرتا ہے وہیں دکھ، غم اور پریشانیوں سے بھی نجات پاتا ہے صحابہ کرام جب تک دامن مصطفی صلی اللہ علیہ وسلم سے وابستہ نہیں ہوئے تھے قرب خداوندی نہ پاسکے تھے اور جب دامن مصطفی صلی اللہ علیہ وسلم کو تھام لیا تو وہ مقام حاصل کر لیا کہ اس امت کا بڑے سے بڑا ولی بھی اس مقام کو نہیں پا سکتا۔

2. اس فصل کی دوسری آیت بھی وسیلہ کے جواز پر مضبوط دلیل ہے کہ بندے اگر پروانہ بخشش اور قرب الٰہی کی نعمت حاصل کرنا چاہتے ہیں تو پیارے محبوب صلی اللہ

علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہو جائیں اور محبوب بھی ان کے لیے دعائے مغفرت فرما دیں تو اللہ تعالیٰ گنہگاروں و عاصیوں کی مغفرت فرما کر انہیں اپنی رضا کی عظیم نعمت سے نواز دے گا۔

3. اس فصل کی حدیث نمبر ایک سے ثابت ہوا کہ صالحین کے وسیلہ سے دعا کرنا حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت ہے اور ظاہر ہے حضور علیہ الصلوۃ والسلام کا یہ عمل تعلیم امت کے لیے ہے اسی لیے امت نبی رحمت، شفیع امت صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت پر عمل پیرا ہو کر صالحین سے توسل کرتی ہے، جب اولیاء و صالحین سے توسل کرنا سنت سے ثابت ہو گیا تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے توسل کرنا بدرجہ اولیٰ ثابت ہوا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم سب سے بڑھ کر صالح اور اللہ تعالیٰ کی معرفت و قرب رکھنے والی شخصیت ہیں۔

4. دوسری حدیث میں ہے نبی مکرم، رسول محتشم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے اُمتی کو بارگاہ رب العزت میں خود اپنا وسیلہ پیش کرنے کی تعلیم دی ہے اور صحابہ کرام کا حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی ظاہری حیات میں ہی نہیں بلکہ بعد از ظاہری حیات بھی اس پر عمل تھا جیسا کہ عنقریب تیسری فصل میں بیان ہو گا۔ ان شاء اللہ

5. فصل دوم کی بقیہ احادیث سے ثابت ہوا کہ صحابہ کرام کو جب کوئی پریشانی یا حاجت ہوتی تو وہ سرکار عالی وقار صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہو کر دعا کے لیے درخواست کرتے اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے کبھی بھی یہ نہ فرمایا کہ میرے پاس نہ آیا کرو بلکہ تم جدھر کہیں ہو اُدھر ہی اللہ کی بارگاہ میں دعا کر لیا کرو، اللہ تعالیٰ دعائیں سنتا اور قبول کرتا ہے بلکہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم اپنے غلاموں کے لیے

دعائیں کرتے اور انہیں مصائب سے نجات دلاتے تھے اور آج ہم اہل سنت و جماعت کے افراد جو علماء و مشائخ کی بارگاہ میں حاضر ہو کر دعائیں کرواتے ہیں تو ہمارا یہ عمل صحابہ کرام کے طریقہ پر ہے۔

فصل سوم

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے بعد از ظاہری حیات توسل

امام طبرانی المعجم الکبیر میں روایت کرتے ہیں کہ ایک آدمی اپنی کسی ضرورت کے تحت امیر المومنین حضرت سیدنا عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ کے پاس آیا جایا کرتا تھا لیکن حضرت عثمان اس کی طرف التفات نہ فرماتے اور نہ ہی اس کی حاجت میں غور کرتے تھے وہ شخص حضرت عثمان بن حنیف سے ملا اور اس معاملہ کی ان سے شکایات کی حضرت عثمان بن حنیف نے فرمایا مسجد جا اور وضو کر کے دو رکعت نماز پڑھ اور پھر یہ دعا پڑھ

اللھُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ وَأَتَوَجَّهُ إِلَيْكَ بِنَبِيِّنَا مُحَمَّدٍ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَبِيِّ الرَّحْمَةِ، يَا مُحَمَّدُ إِنِّي أَتَوَجَّهُ بِكَ إِلَى رَبِّي فَتَقْضِي لِي حَاجَتِي

اور اپنی حاجت بیان کر اس کے بعد میرے پاس آتا کہ میں تیرے ساتھ چلوں، وہ آدمی چلا گیا اور جو اسے بتایا گیا تھا اس نے کیا پھر حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کے دروازے پر جا کر دستک دی اندر سے چوکیدار آیا اس کا بازو پکڑ کر اندر لے جا کر حضرت عثمان غنی کے پاس چٹائی پر بٹھا دیا اور کہنے لگا تیری حاجت کیا ہے ؟ اس نے اپنی حاجت بتائی جو حضرت عثمان غنی نے پوری فرما دی اور ساتھ ہی فرمایا مجھے تیری حاجت اس گھڑی تک یاد ہی نہیں اور جب بھی تجھے کوئی حاجت ہو تو ہمارے پاس آجایا کر، پھر یہ آدمی وہاں سے نکلا، حضرت عثمان بن حنیف سے ملاقات ہوئی تو کہنے لگا اللہ تعالیٰ آپ کو جزائے خیر دے جب تک آپ نے حضرت عثمان سے میرے بارے میں بات نہیں کی وہ تو میری حاجت پر غور ہی نہیں کرتے تھے اور نہ میری طرف توجہ فرماتے تھے۔ حضرت عثمان بن حنیف نے فرمایا قسم بخدا میں نے ان سے کوئی بات

نہیں کی...(پھر حضرت عثمان بن حنیف نے نابینا صحابی کا واقعہ سنایا)۔[1]

جنگوں میں فتح کا سبب

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اکرم، نور مجسم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

يَأْتِي عَلَى النَّاسِ زَمَانٌ، يُبْعَثُ مِنْهُمُ الْبَعْثُ فَيَقُولُونَ: انْظُرُوا هَلْ تَجِدُونَ فِيكُمْ أَحَدًا مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَيُوجَدُ الرَّجُلُ، فَيُفْتَحُ لَهُمْ بِهِ، ثُمَّ يُبْعَثُ الْبَعْثُ الثَّانِي فَيَقُولُونَ: هَلْ فِيهِمْ مَنْ رَأَى أَصْحَابَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَيُفْتَحُ لَهُمْ بِهِ، ثُمَّ يُبْعَثُ الْبَعْثُ الثَّالِثُ فَيُقَالُ: انْظُرُوا هَلْ تَرَوْنَ فِيهِمْ مَنْ رَأَى مَنْ رَأَى أَصْحَابَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ يَكُونُ الْبَعْثُ الرَّابِعُ فَيُقَالُ: انْظُرُوا هَلْ تَرَوْنَ فِيهِمْ أَحَدًا رَأَى مَنْ رَأَى أَحَدًا رَأَى أَصْحَابَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَيُوجَدُ الرَّجُلُ فَيُفْتَحُ لَهُمْ بِهِ

لوگوں پر ایک وقت ایسا آئے گا جب کسی لشکر کو روانہ کریں گئے تو یہ کہیں گے کہ ذرا دیکھو تمعارے درمیان نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب میں سے کوئی ایک موجود ہے؟ تو ایک ایسا شخص مل جائے گا اور اس کے توسل سے انہیں فتح نصیب ہو جائے گی پھر (وہ زمانہ آئے گا جب) وہ ایک اور لشکر روانہ کریں گئے اور یہ دریافت کریں گئے کیا ان میں کوئی ایسا شخص ہے جس نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب کی زیارت کی ہو؟ (وہ شخص مل جائے گا) اور انہیں ان کی برکت سے فتح نصیب ہو گی پھر وہ تیسرا لشکر روانہ کریں گئے اور یہ کہا جائے گا ذرا

1... المعجم الکبیر للطبرانی، الجز التاسع، ص17، حدیث:8311

جائزہ لو کیا تمھیں ان میں کوئی ایسا شخص نظر آرہا ہے جس نے کسی ایسے شخص کی زیارت کی ہو جس نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب کی زیارت کی ہو؟ پھر وہ چوتھا لشکر روانہ کریں گئے (اور کہیں گئے) ذرا دیکھو کیا تمھیں ان میں کوئی ایسا شخص نظر آرہا ہے جس نے کسی ایسے شخص کی زیارت کی ہو جس نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب کی زیارت کی ہو؟ وہ شخص مل جائے گا انہیں اس شخص کی برکت (اور اس کے توسل) سے فتح نصیب ہو گی۔ (1)

ندائے یا محمد کی برکت

حضرت عبد الرحمن بن سعد رضی اللہ عنہ بتاتے ہیں کہ

عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ: خَدِرَتْ رِجْلُ ابْنِ عُمَرَ فَقَالَ لَه رَجُلٌ: اذْكُرْ أحب الناس إليك فقال: يامحمد

حضرت عبد اللہ بن عمر کا پاؤں سن ہو گیا ایک شخص نے کہا اپنے کسی پیارے کو یاد کرو چنانچہ فوراً آپ نے کہا یا محمد (تو اس توسل کی برکت سے ان کا پاؤں ٹھیک ہو گیا)۔ (2)

حضرت علی اور حضرت عباس کی دعا

امیر المومنین حضرت سیدنا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے دور حکومت میں جن دنوں مسلمانوں اور کفار کے درمیان شام میں عظیم جنگ ہو رہی تھی تو حضرت عبد اللہ بن قرط حضرت عمر فارق کا مکتوب حضرت ابو عبیدہ بن جراح کے نام لے کر مدینہ شریف سے شام

1... مسلم، کتاب فضائل الصحابۃ، باب فضل الصحابۃ، ثم الذین یلونھم، حدیث:6468

2... الادب المفرد، باب مایقول الرجل اذا خدرت رجلہ، حدیث:964

جانے لگے تو حضور نبی مکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے روضہ انور پر سلام کرنے کے لیے حاضر ہوئے تو وہاں دیکھا کہ ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنھا، حضرت علی ان کی گود میں حضرت امام حسین اور حضرت عباس ان کی گود میں امام حسن تشریف فرما ہیں۔ حضرت عبداللہ بن قرط نے حضرت علی اور حضرت عباس سے دعا کی درخواست کی تو ان دونوں حضرات نے ان الفاظ میں دعا کی

اللهم أنا نتوسل بهذا النبى المصطفى والرسول المجتبى الذى توسل به آدم فأجبت دعوته وغفرت خطيئته إلا سهلت على عبد الله طريقه وطويت له البعيد وأيدت أصحاب نبيك بالنصر إنك سميع الدعاء

اے اللہ ہم اس برگزیدہ نبی اور چنے ہوئے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کا وسیلہ جلیلہ تیری بارگاہ میں پیش کرتے ہیں جن کے وسیلہ سے حضرت آدم علیہ السلام نے دعا کی تو نے ان کی دعا کو شرف قبولیت سے نوازہ اور ان کی لغزش (اجتہادی خطا) سے در گزر کیا اے اللہ تو عبد اللہ کا سفر آسان فرمادے اور دوری کو ان کے لیے لپیٹ دے تو دعاؤں کو سننے والا ہے اپنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب کی مدد اور نصرت فرما۔[1]

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے روضہ انور سے توسل

امام دارمی اپنی مسند میں ابو الجوازاء اَوس بن عبد اللہ سے روایت کرتے ہیں

قُحِطَ أَهْلُ الْمَدِينَةِ قَحْطًا شَدِيدًا، فَشَكَوْا إِلَى عَائِشَةَ فَقَالَتْ: سُوْرَةُ انْظُرُوا قَبْرَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاجْعَلُوا مِنْهُ كِوًى إِلَى السَّمَاءِ حَتَّى لَا يَكُونَ بَيْنَهُ وَبَيْنَ السَّمَاءِ سَقْفٌ. قَالَ:

1... فتوح الشام، الجزاول، ص 168

فَفَعَلُوا، فَمُطِرْنَا مَطَرًا حَتَّى نَبَتَ الْعُشْبُ، وَسَمِنَتِ الْإِبِلُ حَتَّى تَفَتَّقَتْ مِنَ الشَّحْمِ، فَسُمِّيَ عَامَ الْفَتْقِ

اہل مدینہ شدید قحط میں مبتلا ہو گئے انہوں نے سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے اس کی شکایت کی۔ آپ نے فرمایا تم نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے روضہ انور کے پاس جاؤ اور آسمان کی طرف ایک چھوٹا سا سوراخ بنا دو کہ آپ کی قبر مبارک اور آسمان کے درمیان چھت حائل نہ ہو۔ روای بیان کرتے ہیں لوگوں نے ایسا ہی کیا اور اتنی شدید بارش ہوئی کہ گھاس اُگ آئی اور اونٹ اتنے موٹے تازے ہو گئے کہ چربی کی وجہ سے وہ پھول گے، اس سال کو عام الفتق (بارش کا سال) قرار دیا گیا۔[1]

صبح و شام ستر ستر ہزار فرشتوں کا نزول

حضرت کعب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ

مَا مِنْ يَوْمٍ يَطْلُعُ إِلَّا نَزَلَ سَبْعُونَ أَلْفًا مِنَ الْمَلَائِكَةِ، حَتَّى يَحُفُّوا بِقَبْرِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَضْرِبُونَ بِأَجْنِحَتِهِمْ، وَيُصَلُّونَ عَلَى رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى إِذَا أَمْسَوْا، عَرَجُوا وَهَبَطَ مِثْلُهُمْ فَصَنَعُوا مِثْلَ ذَلِكَ حَتَّى إِذَا انْشَقَّتْ عَنْهُ الْأَرْضُ، خَرَجَ فِي سَبْعِينَ أَلْفًا مِنَ الْمَلَائِكَةِ يَزِفُّونَهُ

جب بھی دن نکلتا ہے ستر ہزار فرشتے اترتے ہیں اور حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی قبر مبارک کو (اپنے نورانی پروں) سے گھیر لیتے ہیں اور قبر مبارک پر (حصول برکت و توسل کے لیے) اپنے پر مس کرتے ہیں اور حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجتے ہیں اور شام

1... مسند دارمی، علامات النبوۃ، باب ما اکرم اللہ تعالیٰ نبیہ بعد موتہ، حدیث:95

ہوتے ہی آسمانون پر چلے جاتے ہیں اور اتنے ہی فرشتے مزید اترتے ہیں اور وہ بھی دن والے فرشتوں کی طرح کا عمل دہراتے ہیں حتی کہ جب حضور نبی مکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی قبر مبارک شق ہوگئی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم ستر ہزار فرشتوں کے جھرمٹ میں (میدان محشر میں) تشریف لائیں گئے۔[1]

حضرت بلال بن حارث کی فریاد

حضرت مالک دار رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ امیر المومنین حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے دور میں لوگ قحط میں مبتلا ہوگئے تو ایک شخص (جس کا نام حضرت بلال بن حارث رضی اللہ عنہ تھا) حضور نبی رحمت صلی اللہ علیہ وسلم کے روضہ انور کے پاس حاضر ہوئے اور عرض کرنے لگے

يَا رَسُولَ اللهِ: اسْتَسْقِ اللهَ لِأُمَّتِكَ فَإِنَّهُمْ قَدْ هَلَكُوا، فَأَتَاهُ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْمَنَامِ، فَقَالَ ائْتِ عُمَرَ، فَأَقْرِئْهُ السَّلَامَ، وَأَخْبِرْهُ أَنَّكُمْ مُسْقَوْنَ. وَقُلْ لَهُ: عَلَيْكَ الْكَيْسَ الْكَيْسَ. فَأَتَى الرَّجُلُ عُمَرَ، فَأَخْبَرَهُ، فَبَكَى عُمَرُ ثُمَّ قَالَ: يَا رَبِّ مَا آلُو إِلَّا مَا عَجَزْتُ عَنْهُ.

یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اللہ تعالیٰ سے اپنی امت کے لیے بارش طلب کیجیے کیونکہ وہ ہلاک ہو رہی ہے تو حضور علیہ الصلوۃ والسلام اس شخص کے پاس خواب میں تشریف لائے اور اس سے فرمایا: عمر کے پاس جا کر سلام کہو اور اسے بتادو کہ لوگوں پر باران رحمت کا نزول ہونے والا ہے نیز انہیں کہنا ہوشیار، ہوشیار، ہوشیار رہو۔ جب اس شخص نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے یہ بات بیان کی تو حضرت عمر رونے لگے اور عرض کیا اے میرے پروردگار میں کوتاہی

1... مسند دارمی، علامات النبوۃ، باب ما اکرم اللہ تعالیٰ نبیہ بعد موتہ، حدیث:97

نہیں کرتا مگر یہ کسی کام سے عاجز آجاؤں۔[1]

امام مالک اور ابو جعفر کے درمیان مناظرہ

ایک دفعہ خلیفہ وقت ابو جعفر منصور نے حضرت امام مالک رضی اللہ عنہ سے مسجد نبوی شریف میں مناظرہ کیا تو امام صاحب نے اس سے کہا: اے میر المومنین اس مسجد میں بلند آواز سے نہ بولو کیونکہ اللہ نے ایک جماعت کو ادب سکھایا کہ تم اپنی آوازوں کو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی آوازوں پر بلند مت کرو اور دوسری جماعت کی مدح فرمائی کہ بے شک جو لوگ اپنی آوازوں کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے نزدیک پست کرتے تھے اور ایک قوم کی مذمت و برائی بیان کی فرمایا اِنَّ الَّذِیْنَ یُنَادُوْنَكَ اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی عزت وحرمت اب بھی اسی طرح ہے جس طرح آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی حیات ظاہری میں تھی۔ یہ سن کر ابو جعفر خاموش ہو گیا پھر اس نے دریافت کیا اے ابو عبد اللہ (یہ امام مالک کی کنیت ہے) میں قبلہ کی طرف متوجہ ہو کر دعا مانگو یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف متوجہ ہوں؟ آپ نے فرمایا تم کیوں حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے منہ پھیرتے ہو حالانکہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم تمعارے اور تمعارے والد حضرت آدم علیہ السلام کے بروز قیامت اللہ کی جناب میں وسیلہ ہیں بلکہ تم حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف متوجہ ہو کر آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے شفاعت مانگو پھر اللہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی شفاعت قبول فرمائے گا اللہ تعالیٰ فرماتا ہے وَلَوْ اَنَّهُمْ اِذْ ظَّلَمُوْٓا اَنْفُسَهُمْ۔[2]

1... دلائل النبوۃ للبیہقی، الجز السابع، ص47

2... الشفاء، الجز الثانی، الباب الثالث، فصل تعظیم النبی بعد موتہ، ص595

اعرابی کا ایمان افروز واقعہ

محمد بن حرب الھلالی سے روایت ہے فرماتے ہیں میں نے مدینہ منورہ میں داخل ہو کر روضہ انور کی زیارت کی اور اس کے سامنے ہی بیٹھ گیا اسی اثناء میں ایک اعرابی آیا اور روضہ انور کی زیارت کے بعد کہنے لگا۔ اے سب رسولوں سے افضل بیشک اللہ تعالیٰ نے آپ پر ایک سچی کتاب نازل کی جس میں ارشاد فرمایا:

وَ لَوْ اَنَّهُمْ اِذْ ظَّلَمُوْۤا اَنْفُسَهُمْ جَآءُوْكَ فَاسْتَغْفَرُوا اللّٰهَ وَ اسْتَغْفَرَ لَهُمُ الرَّسُوْلُ لَوَجَدُوا اللّٰهَ تَوَّابًا رَّحِيْمًا

اور اگر جب وہ اپنی جانوں پر ظلم کریں تو اے محبوب تمہارے حضور حاضر ہوں اور پھر اللہ سے معافی چاہیں اور رسول ان کی شفاعت فرمائے تو ضرور اللہ کو بہت توبہ قبول کرنے والا مہربان پائیں۔[1]

میں آپ کے حضور حاضر ہوا ہوں آپ کے رب سے اپنے گناہوں کی معافی چاہتے اور آپ کو اپنے رب کی طرف شفیع بناتے ہوئے پھر اس نے رو رو کر یہ اشعار پڑھے

- ❖ اے سب سے افضل کہ جس کا جسد اقدس اس میدان میں دفن کر دیا گیا تو اس کی پاکیزگی سے میدان اور ٹیلے بھی مہکے اُٹھے
- ❖ میری جان قربان ہو اس روضہ اقدس پر جس میں آپ آرام فرما ہیں اس میں عفت بھی ہے اور اس میں جود و کرم بھی ہے۔

پھر وہ استغفار کرنے کے بعد واپس چلا گیا اور مجھے وہاں پر ہی نیند آگئی تو میں نے اس

1...پ5، النساء، آیت 64

دوران نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت کی تو آپ نے فرمایا اس شخص سے ملو اور اسے بشارت دو کہ اللہ تعالیٰ نے میری شفاعت کی وجہ سے اس کی مغفرت فرمادی ہے۔[1]

حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی تدفین کے تین دن بعد ایک اعرابی ہمارے پاس آیا اس نے اپنے آپ کو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے روضہ اقدس پر گرا دیا اور روضہ مقدسہ کی مبارک مٹی اپنے سر پر ڈال کر فرمانے لگا۔ یارسول اللہ آپ نے فرمایا تو ہم نے آپ کا ارشاد سنا اور آپ نے اللہ تعالیٰ سے وہ کچھ محفوظ کیا جو ہم نے آپ سے محفوظ کیا اور آپ پر جو کچھ نازل کیا گیا اس میں یہ ارشاد بھی ہے وَلَوْ اَنَّهُمْ اِذْ ظَّلَمُوْٓا اَنْفُسَهُمْ جَآءُوْكَ فَاسْتَغْفَرُوا اللّٰهَ وَ اسْتَغْفَرَ لَهُمُ الرَّسُوْلُ لَوَجَدُوا اللّٰهَ تَوَّابًا رَّحِيْمًا

اور میں نے اپنی جان پر ظلم کیا ہے اور اب آپ کی خدمت میں حاضر ہوا ہوں کہ آپ میرے لیے مغفرت کی دعا فرمائیں تو روضہ اقدس سے آواز آئی کہ تجھے بخش دیا گیا۔[2]

ابو شجاع محمد بن حسین کی حاضری

حاکم وقت مقتدی باللہ کے وزیر ابو شجاع محمد بن حسین کی دنیا سے رحلت کا وقت قریب ہوا تو انہیں اٹھا کر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی مسجد میں لے جایا گیا وہ روضہ اقدس کے پاس ٹھہرے اور روتے ہوئے کہنے لگے یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے

وَلَوْ اَنَّهُمْ اِذْ ظَّلَمُوْٓا اَنْفُسَهُمْ جَآءُوْكَ

1... شفاء السقام، ص199

2... مصباح الظلام، ص21

حضور صلی اللہ علیہ وسلم میں اپنے گناہوں اور جرائم کا اعتراف کرتے ہوئے آپ کی خدمت میں حاضر ہوا ہوں مجھے آپ کی شفاعت کی امید ہے پھر کچھ دیر رونے کے بعد چلا گیا اور اسی دن فوت ہو گیا۔[1]

گزشتہ انبیاء علیہ السلام سے توسل

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جب حضرت فاطمہ بنت اسد بن ہاشم کا انتقال ہوا جو کہ حضرت سیدنا علی رضی اللہ عنہ کی والدہ تھیں تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے اور ان کے سرہانے بیٹھ گئے اور ارشاد فرمایا اے میری والدہ کے بعد میری ماں اللہ تعالیٰ تم پر رحم فرمائے۔ پھر آپ نے ان کی مزید تعریف فرمائی اور اپنی چادر ان کے کفن کے لیے عطا فرمائی (پھر فرمایا) اللہ تعالیٰ ہی زندگی اور موت دیتا ہے اور وہ خود زندہ ہے اسے موت نہیں (اس کے بعد یہ دعا فرمائی)

اغْفِرْ لِأُمِّي فَاطِمَةَ بِنْتِ أَسَدٍ، ولَقِّنْهَا حُجَّتَهَا، وَوَسِّعْ عَلَيْهَا مُدْخَلَهَا، بِحَقِّ نَبِيِّكَ وَالْأَنْبِيَاءِ الَّذِينَ مِنْ قَبْلِي، فَإِنَّكَ أَرْحَمُ الرَّاحِمِينَ

اے اللہ میری ماں فاطمہ بنت اسد کی مغفرت فرما اور اسے سوالات میں آسانی عطا فرما اور اس کی قبر کو کشادگی عطا فرما اپنے نبی محمد صلی اللہ علیہ وسلم اور مجھ سے قبل انبیاء کرام کے وسیلے سے پس بے شک تو ہی سب سے بڑھ کر رحم فرمانے والا ہے۔[2]

شیخ الاسلام محمد بن عابد سندھی اس روایت کو نقل کرنے کے بعد فرماتے ہیں کہ اس

1... مصباح الظلام، ص 23

2... المعجم الاوسط، الجز اول، ص 67

روایت سے پتا چلا کہ انبیاء کرام علیہم السلام سے توسل کرنا حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا طریقہ ہے تو امت محمدیہ اس بات کی زیادہ حقدار ہے کہ انہیں اس بات (یعنی اپنے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اور دیگر صالحین کرام سے توسل کرنے) سے منع نہ کیا جائے۔[1]

حاصل شدہ فوائد

❖ منکرین توسل حضرت عثمان بن حنیف والی روایت کو حضور علیہ الصلوۃ والسلام کی ظاہری حیات تک ہی محدود نہیں کر سکتے اور نہ ہی ان کا یہ کہنا کچھ وزن رکھتا ہے کہ جس وقت نابینا صحابی کو دعا تعلیم کی گئی تھی اس وقت توسل درست تھا کیونکہ حضور علیہ الصلوۃ والسلام حیات بھی تھے اور پاس بھی موجود تھے، صحابہ کرام علیہم الرضوان اور تابعین عظام کا اس پر عمل بعد از ظاہری حیات بھی تھا اسی لیے ہم نے اس روایت کو فصل سوم میں بیان کیا ہے اور ہمارے لیے صحابہ کرام علیہم الرضوان کا عمل حجت ہے منکرین توسل کا قول نہیں۔

❖ اس فصل کی دوسری حدیث میں صحابہ کرام، تابعین اور تبع تابعین سے توسل کی گیا ہے جو کہ غیر نبی ہیں تو حضور علیہ الصلوۃ والسلام سے توسل کا یہاں کیا جواز؟ اس اُٹھنے والے سوال کا جواب یہ ہے مسلمانوں کے توسل کا عمل جس کے سبب انہیں جنگوں میں فتح نصیب ہوئی اس کو حضور علیہ الصلوۃ والسلام نے اپنی حیات میں مستقبل کی خبر دیتے ہوئے بیان کیا جو کہ صالحین کا صالحین سے توسل پر ثبوت ہے اور اس بابرکت دلیل کو مزید پختگی نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی زبان مبارک سے

1... التوسل واحکامہ وانواعہ، ص53،

اداہونے والے الفاظ سے ملی ہے۔

- صحابہ کرام اور دیگر صالحین سے توسل در حقیقت حضور علیہ الصلوۃ والسلام سے ہی توسل ہے کہ ان کو یہ بلند مقام غلامی مصطفی صلی اللہ علیہ وسلم میں آنے کے بعد ہی ملاہے نیز جب ان کو یہ مقام حاصل ہے کہ ان کے توسل سے حاجات کو پورا کیا جاتا ہے تو سرکار عالی وقار صلی اللہ علیہ وسلم کے مقام کا اندازہ کون لگاسکتا ہے؟
- حضرت عبد اللہ بن عمر نے اپنا پاؤں سن ہونے پر حضور نبی رحمت صلی اللہ علیہ وسلم سے توسل کرتے ہوئے یا محمد کا نعرہ بلند کیا ہے تو ہم بھی اس عظیم صحابی کی اقتداء کریں گئے نا کہ بد دینوں وگمراہوں کی۔
- حضرت علی وحضرت عباس کے نزدیک حضور علیہ الصلوۃ والسلام کی ظاہری حیات کے بعد توسل کرنا درست تھا تبھی تو ان حضرات نے توسل کیا اور مزید یہ کہ حضرت آدم علیہ السلام کے توسل کا بھی ذکر کیا اس پر نہ تو ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ اور نہ ہی حضرت عبد اللہ بن قرط نے انکار کیا کیونکہ ان کے نزدیک بھی نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے توسل کرنا جائز و مستحسن اور بابرکت عمل تھا۔
- اگر کوئی یہ کہے کہ علامہ واقدی کی روایت کو محدثین نے اپنی کتب میں بیان نہیں کیا بلکہ یہ تو تاریخ و جنگی واقعات پر مشتمل کتاب فتوح الشام سے لی گئی ہے تو ان کی اطلاع کے لیے فتوح الشام اہل علم کے نزدیک معتبر کتاب ہے اور بڑے بڑے ائمہ، محدثین اور فقہاء نے اس سے اکتسابات نقل کیے ہیں اور صاحب فتوح الشام نے اس میں ثقہ راویوں سے ہی روایات لی ہیں جیسا کہ انہوں نے اس کی وضاحت خود کتاب میں کر دی ہے۔ دوم یہ اصول تو ائمہ امت کے نزدیک آج تک وضع نہیں ہوا کہ جو

روایت کتب تاریخ میں ہو اور کتب حدیث میں نہ ہو اسے نہیں لیا جائے گا بلکہ صحیح اور مستند روایات کو کتب تاریخ سے بھی نقل کیا جاتا ہے جیسا کہ اکابرین کی سینکڑوں تصانیف سے واضح ہے۔ سوم ہمارا مؤقف اسی روایت پر موقوف نہیں ہے بلکہ یہ تو جواز توسل کی روایات پر ایک اضافی دلیل ہے اگر یہ روایت نہ بھی ہو پھر بھی توسل کا جواز قرآن، صحیح و مستند احادیث اور اقوال ائمہ سے ثابت ہے۔

❖ امام دارمی کی روایت میں ہے کہ جب اہل مدینہ قحط میں مبتلا ہوئے تو حضرت ام المومنین عائشہ صدیقہ نے اہل مدینہ کی توجہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے روضہ سے توسل کرنے کی طرف دلائی اور انہیں روضہ مبارک کی چھت میں سوراخ کرنے کا کہا تو اہل مدینہ نے اسی طرح کیا تو اللہ تعالیٰ نے انہیں بارش سے سیر اب کر دیا، اہل مدینہ میں سے کسی نے بھی اس پر انکار نہ کیا تو اس طرح حضور سید الکائنات صلی اللہ علیہ وسلم سے توسل کرنا صحابہ کرام اور تابعین عظام کے اجماع سے ثابت ہو گیا۔

علامہ قاضی زین الدین مراغی فرماتے ہیں کہ قحط کے وقت روشندان کو کھولنا اِس وقت تک اہل مدینہ کا طریقہ ہے وہ قبہ خضراء مقدسہ کے اسفل میں بجانب قبلہ کھول دیتے ہیں اگرچہ قبہ شریف اور آسمان کے درمیان چھت حائل رہتی ہے۔

علامہ سمہودی لکھتے ہیں آج کل اہل مدینہ کا طریقہ یہ ہے کہ حجرہ شریف کے گرد جو مقصورہ ہے اُس کا وہ دروازہ جو حضور علیہ الصلوۃ والسلام کے چہرہ مبارک کے سامنے ہے کھول دیتے ہیں اور وہاں جمع ہو جاتے ہیں۔[1]

1... وفاالوفا،، الجزالثانی، الباب الرابع، الفصل الحادی والعشرون، ص 123

❖ بعد از ظاہری حیات حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے استغاثہ وتوسل پر حضرت بلال بن حارث مزنی والی روایت بھی ایک مضبوط دلیل ہے اور اس روایت سے استدلال حضرت بلال کے فعل سے زیادہ حضرت عمر کے فعل پر ہے کہ آپ کو جب پتا چلا تو آپ نے اسے باقی رکھا اور حضرت بلال پر کسی طرح کا اعتراض نہ کیا اور حضرت عمر فاروق جیسی جلیل القدر ہستی سے یہ متصور نہیں ہو سکتا کہ وہ کسی غیر شرعی فعل کو دیکھیں یا اس کے متعلق سنیں اور اس پر گرفت نہ فرمائیں۔

❖ امام مالک کا حاکم وقت ابو جعفر منصور کو حضور نبی رحمت صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف منہ کرنے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا وسیلہ اختیار کرنے کا کہنا، وزیر ابو شجاع اور ان دو اعرابیوں کا واقعہ جو بعد زا ظاہری حیات حضور علیہ الصلوۃ والسلام کے روضہ انور پر حاضر ہوئے اور آپ سے استغاثہ و توسل کیا جن کو حضرت علی اور محمد بن حرب ھلالی نے بیان کیا ہے وسیلے و استغاثے کے جواز پر مضبوط دلائل ہیں۔ شیخ الاسلام علامہ محمد عابد سندھی اپنی تصنیف التوسل و احکامہ وانواعہ میں حضرت علی والی روایت نقل کرنے کے بعد فرماتے ہیں کہ یہ واقعہ صحابہ کرام کی موجودگی میں ہوا اور کسی ایک صحابی نے بھی اس اعرابی کے کام و کلام پر اعتراض نہ کیا تو گویا اس پر ان کا اجماع ہو گیا (کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ظاہری حیات کے بعد بھی آپ سے توسل و استغاثہ جائز ہے)

محمد بن حرب ھلالی والی روایت کو شیخ ابن کثیر نے بھی تفسیر قرآن میں نقل کیا ہے اور اس پر کسی طرح کا کوئی اعتراض نہیں کیا جس سے ظاہر ہے کہ ان کے

نزدیک بھی نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے توسل و استغاثہ اور شفاعت طلب کرنا یہ تمام افعال جائز و مستحسن ہیں۔

❖ مذکورہ باالا روایات اور اس طرح کے دیگر سینکڑوں واقعات جنہیں ہر دور کے اہل علم نے اپنی اپنی کتب میں لکھا ہے اس بات پر دلالت کرتے ہیں کہ صحابہ کرام سے لے کر عصر حاضر تک ہر دور کے مسلمان توسل بعد از ظاہری حیات کے قائل ہیں اور پوری امت کا اس کے جائز ہونے پر اجماع ہے اب اگر چند افراد کا ٹولہ انکار کرتا ہے تو ان کے انکار سے وہ عمل جو قرآن و حدیث، صحابہ ،اقوال ائمہ اور افعال صالحین سے ثابت ہو نیز خود رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی مبارک سنت ہونا جائز تو نہیں ہو جائے گا۔

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے وسیلہ سے بارش کا برسنا

حضرت علامہ محمد بن موسی المزالی فرماتے ہیں کہ شیخ عارف عتیق نے بیان کیا کہ ہم حجاج کی ایک جماعت میں تھے لوگوں کو سخت پیاس لگی اُن کے پاس پانی بہت کم تھا قافلے کی ایک جماعت نے شیخ ابو النجا سالم بن علی کی طرف رجوع کیا انہوں نے اپنے ساتھیوں سے الگ ہو کر اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا وسیلہ پیش کیا اور دعا مانگی تو اللہ تعالیٰ نے انہیں بارش عطا فرمائی یہاں تک کہ سب قافلے والے سیر اب ہو گئے۔[1]

داڑھی کا راتوں رات پیدا ہونا

شیخ ابو مدین بیان کرتے ہیں کہ ایک دفعہ میں حمام میں داخل ہوا وہاں میں نے مٹی جیسی

1... مصباح الظلام، ص 51

چیز رکھی ہوئی دیکھی اس کا کچھ حصہ میں نے اپنی داڑھی پر مل لیا تو داڑھی کے تمام بال جھڑ گئے ایک بال بھی باقی نہ رہا۔

میں نے دعا مانگی اے اللہ میں تیرے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے وسیلے سے تجھ سے سوال کرتا ہوں کہ تو میری داڑھی واپس فرمادے۔

اسی رات داڑھی پیدا ہو گئی صبح ہوئی تو میری داڑھی جوں کی توں تھی بلکہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی برکت سے پہلے سے بھی زیادہ خوبصورت تھی۔[1]

الملک الصالح کی رہائی

شیخ صالح ابو محمد عبد الرحمن المیدانی نے فرمایا کہ میں ایک رات اسکندریہ کے کنارے جزیرے میں واقع اپنے گھر میں تھا کہ میرے دل میں یہ بات آئی کہ میں الملک الصالح کی رہائی کے لیے دعا کروں وہ اس وقت کرک میں قید تھے شیخ مغادری کے گنبد کے پاس حاضر ہوا وہاں دو رکعتیں ادا کیں اور اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا وسیلہ پیش کرکے الملک الصالح کی رہائی کی دعا مانگی اور سو گیا۔

میں نے دیکھا کہ لشکر جمع ہیں اور ان کے درمیان ایک شخص ہے جب وہ نکلنے کا ارادہ کرتا ہے تو اسے منع کر دیتے ہیں۔

میں اسی حال میں تھا کہ میری قسمت بیدار ہو گئی میں نے دیکھا کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لا رہے ہیں آپ نے سبز رنگ کا حلہ زیب تن کیا ہوا ہے اور آپ کے ساتھ نور کے دو ستون ہیں جو آسمان تک بلند ہو رہے ہیں آپ ان لوگوں کی طرف تشریف لے گئے تو وہ بکھر

1... مصباح الظلام، ص 144

گئے۔ شیخ عبد الرحمن المیدانی کہتے ہیں کہ اس کے بعد میں بیدار ہو گیا چند دن گزرے تھے کہ ہمیں خبر مل گئی کہ الملک الصالح قید سے رہا ہو کر مصر آ گئے ہیں۔ [1]

کشتی ڈوبنے سے بچ گئی

شیخ ابو العباس مرکسی نے فرمایا کہ میں کشتی میں سوار ہو کر سمندری سفر میں روانہ ہوا سمندر بپھر گیا اور محسوس ہوا کہ اب ہم غرق ہونے کے قریب ہیں میں نے کسی کہنے والے کو سنا وہ کہہ رہا تھا او دشمنو دشمنوں کی اولاد تمعیں اس جگہ پر کون لے آیا ہے؟

میں نے اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں ہاتھ پھیلا دیئے اور عرض کیا: اے اللہ تیرے نبی مصطفی صلی اللہ علیہ وسلم کی تیری بارگاہ میں جو عزت و کرامت ہے اس کے وسیلے سے ہمیں اس مصیبت سے نجات عطا فرما اور سلامتی عطا فرما۔

ابھی دعا مکمل نہیں ہوئی تھی کہ میں نے دیکھا کہ فرشتوں نے کشتی کا گھیراؤ کر رکھا ہے اور انہوں نے مجھے سلامتی کی بشارت دی۔ میں نے اپنے ساتھیوں کو خوشخبری دیتے ہوئے کہا کہ ان شاء اللہ کل صبح تم خیر و عافیت کے ساتھ مرسیٰ پہنچ جاؤ گئے۔ [2]

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا وسیلہ راہبوں کے کام آ گیا

حضرت ابو یعقوب طبری فرماتے ہیں: ایک دفعہ میں ملکِ شام کے ارادے سے سفر پر نکلا تو ایک بے آب و گیاہ میدان میں چند روز اس طرح گزرے کہ میں ہلاکت کے قریب پہنچ گیا۔ اسی حالت میں، مَیں نے دو راہب اس طرح چلتے دیکھے گویا وہ اپنے گھروں سے نکل کر کسی

1... مصباح الظلام، ص186

2... مصباح الظلام، ص119

قریبی گرجا گھر کی طرف جارہے ہوں۔ میں ان کی طرف گیا اوران سے پوچھا: آپ کہاں جا رہے ہیں؟ انہوں نے کہا: ہم نہیں جانتے۔ میں نے پوچھا: کہاں سے آرہے ہیں؟ جواب دیا: ہم نہیں جانتے۔ میں نے پوچھا: کیا آپ جانتے ہیں کہ آپ کہاں ہیں؟ جواب ملا: ہم اللہ کے ملک میں ہیں اور اس کے حضور حاضر ہیں۔ میں نے اپنے دل میں کہا: یہ دونوں راہب تجھ سے زیادہ حقیقی متوکل معلوم ہوتے ہیں۔ میں نے ان سے کہا: کیا آپ مجھے اپنے ساتھ رہنے کی اجازت دیتے ہیں؟ کہنے لگے: آپ کی مرضی ۔ پھر ہم چلنے لگے۔ جب شام ہوئی تو وہ نماز کے لئے کھڑے ہو گئے اور میں نے بھی تیمم کیا اور نمازِ مغرب ادا کی۔ وہ مجھے تیمم کر کے نماز پڑھتے دیکھ کر متعجب ہوئے۔ جب وہ نماز سے فارغ ہوئے تو ایک نے زمین کو کُرید ا تو اس سے پانی کا چشمہ جاری ہو گیا، اور اس کے پہلو میں کھانا رکھا ہوا تھا۔ مجھے اس سے بڑا تعجب ہوا۔ پھر انہوں نے مجھے کہا: قریب آئیں اور کھائیں پئیں۔ ہم نے کھایا اور پانی بھی پیا۔ میں نے پانی سے وضو کیا۔ اس کے بعد وہ پانی رُک گیا۔ پھر وہ دونوں نماز کے لئے کھڑے ہو گئے اور میں علیحدہ نماز پڑھنے لگا یہاں تک کہ صبح ہو گئی۔ میں نے نمازِ فجر ادا کی پھر وہ دونوں اُٹھ کھڑے ہوئے اور رات تک چلتے رہے۔ میں بھی ساتھ ہی تھا۔ جب شام ہوئی تو ان میں سے ایک آگے بڑھا اور اپنے ساتھی کے ساتھ مل کر نماز پڑھی اور پھر دعا کر کے زمین کو کُرید ا تو پانی ظاہر ہوا اور کھانا بھی حاضر ہو گیا۔ انہوں نے کہا: آؤ، کھانا کھائیں۔ کھانے پینے سے فارغ ہو کر میں نے نماز کے لئے وضو کیا۔ پھر پانی رک گیا۔ جب تیسری رات آئی تو انہوں نے مجھ سے کہا: اے مسلمان! آج رات تمہاری باری ہے۔ حضرت محمد بن یعقوب طبری فرماتے ہیں مجھے ان کی بات سے بڑی شرم آئی۔ میں سخت غم اور عجیب معاملے میں پھنس گیا۔ خیر! میں نے دل میں کہا: یا اللہ

گناہوں کی وجہ تیری بارگاہ میں میرا کوئی مقام و مرتبہ تو نہیں، لیکن میں تجھے تیرے نبی کریم صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلَّم کے اس مقام و مرتبے کا واسطہ دیتا ہوں جو تیری بارگاہ میں نبی کریم صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلَّم کو حاصل ہے کہ مجھے ان کے سامنے رسوانہ کرنا اور انہیں میری اور اپنے نبی حضرت محمد صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلَّم کے دین کی تکلیف سے خوش نہ کرنا۔ فرماتے ہیں: اچانک ایک چشمہ جاری ہو گیا اور کثیر کھانا بھی حاضر ہو گیا۔ ہم نے کھایا پیا۔ ہماری یہی حالت رہی یہاں تک کہ رات آگئی اور اس بار جب پانی اور کھانا ظاہر ہوا تو مجھ پر رِقت طاری ہو گئی اور میں بے ساختہ رو پڑا۔ وہ بھی رونے لگے اور روتے روتے ہماری آوازیں بلند ہو گئیں۔ جب مجھے کچھ افاقہ ہوا تو ان دونوں نے پوچھا: آپ کیوں رو رہے ہیں؟ میں نے کہا: میں بہت گنہگار ہوں، میرا اللہ کی بارگاہ میں خاص مقام و مرتبہ نہیں جو اس کرامت کو پہنچ سکے۔ انہوں نے پوچھا: تو پھر یہ سب کیسے تمہارے لئے ظاہر ہوا؟ میں نے کہا: میں نے اپنے پیارے نبی کریم صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلَّم کی عزت و وجاہت کا وسیلہ پیش کیا اور عرض کی: یا اللہ اگرچہ میں بہت گنہگار ہوں، اور یہ تیرے نبی محترم صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلَّم کے دین کے دشمن ہیں، مجھے ان کے سامنے دین کے معاملے میں رسوانہ فرما۔ تو اس کی بدولت وہ کچھ ظاہر ہوا جو تم دیکھ چکے ہو، اس لئے اس میں میری کوئی کرامت نہیں بلکہ یہ سب میرے نبیٔ محترم صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلَّم کا معجزہ ہے۔

یہ سن کر وہ کہنے لگے: اللہ کی قسم! ہم بھی ایسے ہی تھے۔ جب ہم نے تمہیں دیکھا تو تمہاری حالت دیکھ کر متأثر ہوئے۔ جب وضو اور کھانے کا وقت ہوا تو ہم نے تمہاری جیسی دعا کی اور کہا: "یا اللہ اگر اس کا دین حق ہے اور اس کے نبی صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلَّم برحق ہیں تو اس

کے نبی صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلَّم کے صدقے ہمارے لئے پانی اور کھانا ظاہر فرمادے۔"
اس دعا سے کھانا حاضر ہو گیا جو تم نے دیکھا۔ یہ سب تمہارے نبی محترم صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلَّم کا معجزہ اور برکت ہے۔ اب ہم نے جان لیا کہ یہ دین حق ہے اور نبیٔ آخر الزماں صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلَّم اللہ کی بارگاہ میں عظیم ہیں۔ اپنا ہاتھ بڑھایئے، ہم گواہی دیتے ہیں کہ اللہ کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں اور حضرت محمد صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلَّم اللہ کے رسول ہیں۔ انہوں نے اسلام قبول کر لیا۔ ہم مکہ مکرمہ زَادَھَا اللہُ شَرَفاً وَّتَکْرِیْماً کی طرف اکٹھے نکلے اور ایک مدّت تک وہاں رہے۔ پھر جب ہم شام کی طرف روانہ ہوئے تو جدا ہو گئے۔ اللہ کی قسم! جب بھی مجھے یہ واقعہ یاد آتا ہے دنیا میری نظروں میں حقیر ہو جاتی ہے۔[1]

یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

حضرت علامہ محمد بن موسی المزالی المراکشی فرماتے ہیں کہ مجھے ایک نیک شخص نے بتایا کہ وہ کافروں کے شہروں میں گرفتار تھا وہاں اس علاقے کے بادشاہ یا اس کے بھائی کا ایک بحری جہاز آیا انہوں نے تمام قیدیوں کو جمع کیا جن کی تعداد تین ہزار سے زیادہ تھی وہ جہاز اتنا بڑا تھا کہ سب قیدی مل کر بھی اسے کھینچ کر سمندر سے نہ نکال سکے۔ آخر ایک شخص نے بادشاہ کو کہا اس بحری جہاز کو صرف مسلمان نکال سکتے ہیں شرط یہ ہے کہ انہیں کسی بھی قسم کے نعرے سے منع نہ کیا جائے۔
راوی کہتے ہیں ہم نے یک زبان ہو کر کہا یارسول اللہ اور ایک ہی ہلے میں اسے کھینچ کر خشکی

1... الروض الفائق، ص342

میں لے آئے یہ برکت تھی نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے مدد مانگنے کی۔[1]

الحمد اللہ 15 شعبان المعظم 1435ھ کو یہ رسالہ مکمل ہوا۔

1... مصباح الظلام، ص114

قرآن مجید، کلام اللہ، مکتبۃ المدینہ، کراچی پاکستان، جمادی الاخری 1434ھ / اپریل 2013ء

ماخذومراجع

کنزالایمان، امام اہل سنت الشاہ امام احمد رضاخان بریلوی، مکتبۃ المدینہ، کراچی پاکستان، جمادی الاخری 1434ھ / اپریل 2013ء

خزائن العرفان، صدر الافاضل سید محمد نعیم الدین مرادآبادی، مکتبۃ المدینہ، کراچی پاکستان، جمادی الاخری 1434ھ / اپریل 2013ء

الجامع الصحیح للبخاری، امام محمد بن اسماعیل بخاری، دارالفکر، بیروت، لبنان، سنہ ندارد

الجامع الصحیح للمسلم، امام ابی الحسین مسلم بن حجاج قشیری، المکتبۃ العصریہ، بیروت، لبنان، 1437ھ / 2016ء

السنن الترمذی، امام ابی عیسی محمد بن عیسی ترمذی، دار الکتب العلمیہ، بیروت، لبنان، 1440ھ / 2019ء

السنن ابن ماجہ، امام ابی عبداللہ محمد بن یزید ابن ماجہ، القزوینی، بیت الافکار الدولیۃ، ریاض، سنہ ندارد

المستدرک للحاکم، حافظ ابی عبداللہ محمد بن عبداللہ حاکم نیشاپوری، دار لکتب العلمیہ بیروت، لبنان، 1422ھ / 2002ء

سنن ابی داؤد، حافظ ابی داؤد سلیمان بن اشعت سجستانی، دار الکتب العلمیہ، بیروت، لبنان، 1416ھ / 1996ء

مسند دارمی، ابو محمد عبداللہ بن عبدالرحمن دارمی، دار ابن حزم، بیروت، لبنان، 1423ھ /

2002ء
المعجم الکبیر للطبرانی، الحافظ ابی القاسم سلیمان بن احمد طبرانی، مکتبہ ابن تیمیہ، قاہرہ، مصر، سنہ ندارد
المعجم الاوسط للطبرانی، الحافظ ابی القاسم سلیمان بن احمد طبرانی، دار الحرمین، قاہرہ، مصر، 1415ھ/1995ء
مشکاۃ المصابیح، محمد بن عبد اللہ الخطیب التبریزی، المکتب الاسلامی، بیروت، لبنان، 1399ھ/1989ء
الادب المفرد، امام محمد بن اسماعیل بخاری، مکتبہ المعارف للنشر والتوزیع، ریاض، 1419ھ/1998ء
مصباح الظلام، امام ابی عبد اللہ محمد بن موسی المراکشی، دار الکتب العلمیہ بیروت، لبنان، سنہ ندارد
الروض الفائق، شیخ شعیب بن سعد الحریفیش، دار المعرفہ، بیروت، لبنان، 1425ھ/2004ء
دلائل النبوۃ للابی نعیم، الحافظ الکبیر ابی نعیم اصبھانی، دار النفائس، 1406ھ/1986ء
دلائل النبوۃ للبیہقی، امام ابی بکر احمد بن حسین بیہقی، دار الکتب العلمیہ، بیروت، 1408ھ/1988ء
الخصائص الکبری، الحافظ الامام جلال الدین سیوطی، دار الکتب العلمیہ بیروت، لبنان، سنہ ندارد
المواہب الدنیہ، امام احمد بن محمد قسطلانی، المکتب الاسلامی، بیروت، لبنان، 1412ھ/1991ء
شفاء السقام، شیخ الاسلام تقی الدین سبکی شافعی، دار الکتب العلمیہ، بیروت، لبنان، 2008ء

الشفاء ، ابی الفضل قاضی عیاض بن موسی اندلسی ، دار الکتب العربی ، بیروت ، لبنان ، 1404ھ /1984ء

وفاء الوفا ، نور الدین علی بن احمد سمہودی ، دار الکتب العلمیہ ، بیروت ، لبنان ، 1427ھ / 2006ء

فتوح الشام ،ابی عبداللہ محمد بن عمر واقدی ، دار الکتب العلمیہ ، بیروت ، لبنان، 1417ھ / 1997ء

التوسل و احکامہ و انواعہ ، مشمولہ رسائل امام عابد سندھی ، شیخ الاسلام محمد عابد سندھی انصاری ، مکتبہ غوثیہ ، کراچی ،1434ھ / 2013ء

ابو الابدال محمد رضوان طاہر فریدی کی تصانیف و تالیفات

1 . الاصول المتعارفہ لرفع التعارض بین الاحادیث المتعارضہ

2 . برصغیر کے علماء اہلسنت کی خدمات احادیث

3. احیاء حدیث، وقت کا تقاضہ

4 . احیاء مخطوطات، وقت کا تقاضہ

5 . القول العالیہ فی ذکر المعاویہ

6 . مکالمہ بین الوہابی والسنی

7 . کلام مبین علی مسئلہ تکفیر و متکلمین

8 . اسلام میں علماء کا مقام

9 . گناہوں سے توبہ اور اس کی شرائط

10. امام اعظم ابو حنفیہ جامع الصفات شخصیت

11. تذکرہ امام اعظم ابو حنیفہ

12. میں نے درس نظامی کیوں کی؟

13. پاک و ہند کے مفسرین اہل سنت اور ان کی تفسیریں

14. ملت اسلامیہ اور اقوام متحدہ

15. فیس بک کا استعمال مقاصد اور احتیاتیں

16. امام احمد رضا خان، میری نظر میں

17. مقالات و مضامین

18. فضائل آفات

19. فضائل مسواک

20 . مولد الرسول صلی اللہ علیہ وسلم

21 . مولد النبی صلی اللہ علیہ وسلم

22 . لاحاصل (شعری مجموعہ)

23 . التوسل بالرسول صلی اللہ علیہ وسلم